گہوارۂ بہار

(مرزا محمد ہادی عزیزؔ لکھنوی)



Mohani (the fabled Goddess of enchantment)

The Standard Press, Allahabad.

برسات کا ایک منظر

موسم گل ہے۔ چمن ہے اور بھری برسات ہے
تختۂ سنبل کے نیچے اک اندھیری رات ہے
جلوہ گر ہر ایک ذرہ سے خدا کی ذات ہے
چشمِ دل محوِ جمالِ حسنِ مصنوعات ہے
پھول کا ہر صفحہ کیا ہے وادیِ تجرید ہے
غنچۂ سربستہ مین اک عالمِ توحید ہے

(۲)

ذرہ ذرہ ہے چمن کا آئینہ دارِ بہار
ہو رہی ہے مست خوشبو سے ہوائے مرغزار
صاف ہے نہرون کا پانی جیسے دُرِّ آبدار
پتیان رقصان ہین تحریک ہَوا سے بار بار
جوشش ہر ذیروح کے افسردہ دل مین بھر چکے
دنگو ساون کے سیہ بادل اندھیرا کر چکے

(۳)

سبزہ لہریں لے رہا ہے نکہت گل بے قرار
ہر طرف ہے جلوہ گر حدِ نظر تک لالہ زار،
کوہساروں میں بھرے ہیں نغمہائے آبشار
تازہ پھولوں سے ہے مملو دامنِ فصلِ بہار
گل کھلا ہے جو وہ بلبل کا دلِ صد پارہ ہے
الغرض دنیا تمام اک جنتِ نظارہ ہے

(۴)

یہ سماں فرحت فزا اور تیرا جھولا جھولنا،
یہ پپیہوں کی صدا اور تیرا جھولا جھولنا
یہ بہارِ دلربا اور تیرا جھولا جھولنا
اُف یہ جنگل کی ہوا اور تیرا جھولا جھولنا
پینگ جب تو نے لیا دل ہاتھ سے جانے لگا
حسن کے دریا میں جذر و مد نظر آنے لگا

(۵)

سرسے پا تک اِک ادائے دلربا چھائی ہوئی
آنکھ شرمائی ہوئی اور زلف لہرائی ہوئی
پینگ لینے میں ہزاروں رُخ سے بل کھائی ہوئی
شانۂ بادِ صبا سے خوب سُلجھائی ہوئی

کیوں نہوائے کاکلِ مرغولہ مُو اوجِ ہوا
منصبِ مشاطہ پائے جبکہ ہر موجِ ہوا

(۶)

عشق کا کھولے ہوئے دفتر نگاہِ سُرمگیں
دوش پر بکھری ہوئی مرغولہ زلفِ عنبریں
رستخیز اندازہ ہے ہر اک ادائے دِلنشیں
کون ہے اے حُسن کی دیوی ترا نقش آفریں

گود میں نازو ادا کی کسنے پالا ہے تجھے
حسن کے سانچے میں بتلا کسنے ڈھالا ہے تجھے

(۷)

رنگین لہرا رہی ہین اے نگارِ مہ جبین
باندھ لے جوڑا غضب ڈھاتی ہے زلفِ عنبرین
ہو چلی ہے تیرگی پیدا ہوا مین یا نہین
خوف ہے مجکو سیہ آندھی نہ آجاے کہین
تار جو گیسو کا ہے گویا رہِ ظلمات ہے
خیر ہو دل کی الٰہی یہ اندھیری رات ہے

(۸)

وہ ترا جوشِ طرب زیرِ درختِ سایہ دار
وہ جوانی کی اُمنگین رنگ رخ کا وہ نکھار
وہ سیہ پتلی مین جادو انکھڑیوں مین وہ خمار
ابروِ پیوستہ ہے شکلِ ہلالی آشکار
ہے لبون پر مسکراہٹ بھی وفورِ ذوق مین
خاص ادا سے ڈوریان جھولے کی دستِ شوق مین

(۹)

چپ ہے تو کرتی ہیں لیکن تیری آنکھیں گفتگو
ہے تری چتون سے پیدا میری شرحِ آرزو
دیدنی ہے پینگ لینے میں ترا جوشِ نمو
دوڑتا پھرتا ہے رگ رگ مین جوانی کا لہو
حسن پر خود اپنے دلدادہ ہین دھانی چوڑیان
زہر کھلوانے پہ آمادہ ہین دھانی چوڑیان

(۱۰)

شوخیوں سے حسن بھی بےچین ہے سیماب وار
تو ہے جھولے مین کہ سینے میں ہے قلبِ بیقرار
پینگ لینے مین ہوا دیتی ہے جب فصلِ بہار
حسن کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہین اُڑتے ہین شرار
مین سمجھتا تھا فقط دل ہی مرا بیتاب ہے
حسن کی گرمی سے ہر موجِ ہوا بیتاب ہے

(۱۱)

مہر عالمتاب کا ٹکڑا ہے یا مہ پارہ ہے
مدعائے حسن ہے ذوق دلِ آوارہ ہے
تیرے اعضا کا تناسب قابلِ نظارہ ہے
ہر ادائے روح پرور حسن کا گہوارہ ہے
کر دیا ہے چشم خواب آلود نے یہ آشکار
دے رہا ہے نوریاں تجکو جوانی کا خمار

(۱۲)

سر سے پا تک دلکش اک تصویر جذبات شباب
جلوہ ہے یا رخ میں گردش کر رہا ہے آفتاب
صندلی ماتھے کا ٹیکا ہے وہ نقطہ انتخاب
حسن کے دفتر مین مل سکتا نہین جسکا جواب
سامنے یہ منظر عشرت فزا دن رات ہو
تو ہو ادھر گلشن ہو اور معجز نما برسات ہو